بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواب میں جنت (بہشت) کا نظارہ اور حالات دیکھنا

یہ مبارک خواب ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۴ء کے دوران دیکھی تھی ۔ اِس خواب میں اللہ تعالےٰ نے جنّت بھی دِکھلادی اور جنت کے متعلق عالیشان عرفان بھی عطا فرمائے ۔ اور میری بعض غلط فہمیوں کی اصلاح بھی فرما ئی ۔ میں پوری کوشش کرونگا کہ صرف وہی باتیں یہاں تحریر کروں جو مجھے اچھی طرح سے یاد ہیں ۔ جو کچھ یاد نہیں رہا وہ بات یا تو چھوڑ دوں یا واضح کردوں کہ یہ حصہ پوری طرح یاد نہیں ھے ۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ھے ۔ کہ تمام پڑھنے والوں کیلئے اِس خواب کا پڑھنا مبارک اور باعثِ رحمت ہو ۔ آمین ۔

اِس خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں (جیسے کافی عرصہ سے) جنت میں رہتا ہوں ۔ ایک بنگلہ نما سا گھر ہے جسکے پچھلے والے حصہ میں ایک نہایت خوبصورت ۔ چھوٹی سی نہر بھی ھے ۔ وہاں پر میرا ایک بیٹا (محمد شمس چوہدری) بھی میرے پاس کھڑا ہے ۔ خواب کے دوران مجھے یہ بھی پتہ تھا کہ یہ شمس میرا بیٹا ھے اور یہ بھی پتہ ھے کہ ہم دونوں جب دُنیا میں ہوتے تھے تو وہاں پر بھی یہ شمس میرا بیٹا ہوتا تھا ۔ جس جگہ پر ہم دونوں کھڑے ہوتے ہیں اُس جگہ کے بالکل پاس چھوٹے چھوٹے دو یا تین درخت بھی ہیں ۔ [ایسے لگ رہا تھا جیسے کہ میں اپنے بیٹے کو وہاں کی چیزوں اور حالات کا تعارف کروا رہا ہوں جیسے کہ وہ اِن چیزوں کو نہیں جانتا ۔ مگر یہ علم نہیں ہے کہ شمس میرے پاس کہیں باہر سے آیا تھا یا وہیں رہتا تھا] ۔ عین جس طرح دُنیا میں دھوپ اور چھاؤں ہوتی ہیں اِسی طرح سے اُس جگہ پر بھی درختوں کے نیچے چھاؤں تھی اور اردگرد دھوپ بھی تھی ۔

جس طرح پاکستان میں سردیوں میں جب ہم چھاؤں سے دُھوپ میں جاتے ہیں تو تھوڑی سی دیر کیلئے ہمارے جسم کو ایک خاص قسم کی راحت محسوس ہوتی ھے ۔ میرے اللہ جی کی جنت میں (اُس حصہ پر) وہ راحت مسلسل رہتی ھے ۔ یعنی جب تک دھوپ میں رہو تب تک لگاتار ویسا راحت کا احساس بھی قائم رہتا ھے ۔ جس طرح زمین پر بعض دِنوں میں دھوپ میں کافی تپش ہوتی ھے اور تب چھاؤں میں جا کر جو تھوڑی سی دیر کیلئے راحت ملتی ھے ۔ میرے اللہ جی کی جنت میں (جنت کے اُس حصے میں) وہ راحت بھی مسلسل رہتی ھے ۔ گویا چاہے دھوپ میں آجاؤ ۔ چاہے چھاؤں میں رہو ۔ لگاتار ایک خوش کُن راحت کی حالت میں رہتے ہیں ۔

میں نے کئی دفعہ دھوپ سے چھاؤں اور پھر چھاؤں سے دھوپ میں جا کر دیکھا ۔ مجھے اپنے اِس خواب کے دوران

یہ بھی یاد تھا کہ اس قسم کی دھوپ چھاؤں کی راحت دُنیا کی زندگی میں صرف تھوڑی سی دیر کیلئے ہوتی تھی ۔ جو میرے اللہ جی نے دُنیا میں بطور نمونہ دکھلائی تھی ۔ اِنھی درختوں کے پاس اُس گھر کی چھوٹی سی نہر کا صاف ستھرا کنارہ بنا ہوا تھا ۔

پھر میں دیکھتا ہوں کہ میں اُس نہر کے کنارے پر نیم دراز سا ہو کر بیٹھا ہوا ہوں ۔ یہ چھوٹی سی نہر تقریباً چار یا پانچ فٹ چوڑی ہوگی ۔ خواب میں یہ لگتا تھا کہ یہ نہر جو اس گھر میں سے گذر رھی ھے ۔ یہی نہر ساتھ والے گھروں میں سے بھی گذرتی ھے ۔ اِس کا فرش اور دیواریں نہایت خوشنما فیروزی مائل نیلے رنگ کی ٹائیلوں سے بنے ہوئے ہیں ۔ اِس نہر کی گہرائی تقریباً ایک فُٹ یا ڈیڑھ فُٹ ہوگی ۔ جس میں اندازاً آٹھ یا دَس اِنچ گہرا پانی نہایت عمدگی کے ساتھ چل رہا تھا ۔ ایسا شفاف پانی اور ایسی شاندار روانی ۔ اُن خوبصورت ٹائیلوں سے مل جل کر بہت ہی دِلکش لگ رہے تھے ۔

یاد نہیں رہا کہ میرا بیٹا شمس بھی بیٹھ چکا تھا یا نہیں ۔ مگر یقیناً میرے قریب ہی تھا کہ اس چھوٹے سے پانی کے راستے سے ننھے ننھے بچوں ۔ کی ایک قطار آنی شروع ہوگئی ۔ اِن بچوں کے چہروں پر ۔ اور آنکھوں میں دِل خوش کر دینے والی خوشی اور پیار اور صحت مندی تھی ۔ غالباً ھر ایک بچے کے منہ میں ایک ایک ٹہنی پکڑی ہوئی تھی ۔ سب ٹہنیوں پر پتے بھی تھے اور شاید چار مختلف قسموں کے پکے ہوئے پھل بھی تھے ۔ خواب کے دوران یہ منظر بالکل بھی عجیب نہیں لگ رہا تھا ۔ بلکہ ایسے لگ رہا تھا کہ وُہ بچے اپنے اُس کام سے لطف اندوز ہو رہے ہیں ۔ ھر ایک کی ٹہنی پر کئی کئی شاخیں ہیں ۔ اُن پر جو مختلف پھل ہیں اُن میں سے چند ایک کی شکل اور خوبصورتی یاد رہ گئی ھے ۔
پاکستان میں کبھی کبھی اُس سے ملتی جلتی خوبانیاں ۔ آلو بخارے ۔ جاپانی پھل دیکھے تھے ۔ کینیڈا میں جس طرح کے peaches ہوتے ہیں اُن سے ملتے جلتے پھل بھی اُن ٹہنیوں پر دیکھنا یاد ھے ۔ ایک اور بھی ایسا پھل تھا جِس قسم کا پھل میں نے پھلوں کے سٹورز پر دیکھا ہوا ھے مگر مجھے اُس پھل کا نام نہیں آتا ۔ غالباً مشرق بعید کے مُلکوں سے کینیڈا میں آتا ھے ۔ اُن پھلوں کی شکل سے پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ بہت لذیذ اور پورے پکے ہوئے ہیں ۔

جب میں پہلے بچے کی ٹہنی پر مختلف قسم کے پھل دیکھتا ہوں ۔ اور اُن پھلوں میں سے غالباً ایک آلو بخارے جیسے پھل کی بس خواہش ابھی دِل میں بنتی ہی ھے ۔ تو اُس بچے کو جیسے میری آنکھوں سے پتہ چل جاتا ہے ۔ تب وہ بچہ اپنی ٹہنی کو اِس طرح سے موڑتا ہے کہ عین وہی پھل میرے منہ کے بالکل پاس آجاتا ھے ۔ میرا بیٹا شمس یہ بات خصوصی غور سے دیکھتا ھے ۔ تب میں اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے کہتا ہوں ۔ کہ شمس تمہیں یاد ھے ؟ جب ھم دُنیا میں ہوتے تھے تو میں تمہیں کہتا ہوتا تھا کہ جنت میں جا کر اِنسان جِس پھل کی طرف ہاتھ بڑھائے گا وہ پھل خود اُس اِنسان کے قریب آجائے گا ۔ مگر اُس دُنیا میں مجھے یہ بات سمجھانا نہیں آتا تھا کہ ایسا کیسے ہوسکے گا ۔ اَب دیکھ لو ۔ یہاں تو ہاتھ بھی بڑھانا نہیں پڑتا ۔ دیکھا کِس طرح سے پھل عین منہ تک پہنچتے ہیں ؟ میرا

غالب خیال ھے کہ میں نے ایک خوبانی جیسا پھل بھی اُسی طرح (یعنی بغیر ہاتھ لگائے) اپنے منہ میں لیا تھا لیکن اُسکی لذت اور اُسکا کھانا یاد نہیں رہا ۔

لگتا ھے (یقینی یاد نہیں) کہ شمس بھی میری طرح سے نیم دراز سا ہوکر وہاں بیٹھ گیا تھا اور اُس نے بھی کچھ پھل کھائے تھے ۔ آج [۲۴ مئی ۲۰۱۲ء] اچھی طرح یاد نہیں آرہا ۔ بہرحال یہ یاد ھے کہ ھم دونوں وہاں ہیں ۔ نہایت دِلکش منظر ھے ۔ بہت راحت اور خوشی کی حالت میں ہوں ۔ میرا غالب خیال ہے کہ اِسی حالت میں یہ مبارک خواب ختم ہوگئی تھی ۔

اِس خواب سے منسلک چند حقائق

۱۔ بچوں کی قطار ختم ہوتے ہوئے نہیں دیکھی تھی ۔ صرف پہلے چند (تین یا چار) بچوں کی ٹہنیوں والے پھل دیکھنا یاد ھے مگر کِسی طرح سے یہ پتہ تھا کہ سارے بچے مختلف پھل لے کر آرھے ہیں ۔ یعنی ھر ایک بچے کی پاس تین چار مختلف قسم کے پھل ہیں اور ایک بچے کے پھلوں کی قسمیں دوسرے بچے کے پھلوں کی قسموں سے بھی مختلف ھے ۔ جتنے بچے نظر آرہے تھے اُن میں سے ہر ایک بچے کے درمیان دو یا ڈھائی فٹ کا فاصلہ ھے ۔

۲۔ جس طرح دُنیا کی زندگی میں اپنے ذاتی بیٹوں یا پوتوں کے (ایک ڈیڑھ سال کی عمر والے) صحت مند جسم کو دیکھ کر ایک خاص قسم کی خوشی سی حاصل ہوتی ھے ۔ اِسی طرح اُن بچوں کے خوبصورت بدن ۔ چہرے اور آنکھیں دیکھ دیکھ کر ویسی ہی خوشی حاصل ہوتی رہتی ھے ۔

۳۔ خاص طور سے یاد ھے کہ مجھے اِس خواب کے دوران یہ پتہ نہیں تھا کی میں اِس گھر میں کِس حیثیت سے ہوں ۔ پتہ نہیں ھے کہ وہ مکان میرا ھی ھے یا کسی اور کا ھے ۔ اور اُس گھر کے اندر کیا ھے ۔ یہ تو پتہ ھے کہ میں وہاں رہتا ہوں مگر یہ پتہ نہیں ھے کہ یہ میرا ھی گھر ھے ۔ یہ بھی نہیں پتہ ۔ کہ یہ گھر میرا نہیں ھے ۔ حقِ ملکیت یا حقوق رھایش کا قطعاً احساس (علم) نہیں ھے ۔

۴۔ اُس مکان کے پچھلی طرف سے جو دروازے اور کھڑکیاں نظر آرہے تھے ۔ اُنکا رنگ کچھ اس طرح کا ھے جیسے اگر دودھ میں لال رنگ کا سوڈا یا روح افزاء ملایا ہوا ہو ۔ اردگرد کے سبزے کے ساتھ وُہ رنگ شاندار لگ رہا تھا ۔

۵ – خواب کے دوران اِس گھر کے آس پاس کوئی دوسرا گھر نہیں دیکھا تھا ۔ کچھ ایسا احساس تھا کہ جو کچھ بھی نظر آرہا ہے وہ سارا کچھ اِسی گھر کے ساتھ منسلک ہے – اِس گھر کے ساتھ کافی زیادہ زمین بھی اور نہر بھی ساتھ ھی ھے ۔

٦– اِس گھر کی عمارت ایسے ھے جیسے ٹورانٹو-کینیڈا میں تین یا چار بیڈروم کے گھر ہوتے ہیں – یہ گھر ایک منزلہ ہے ۔گھر کی عمارت سے لیکر ایک چھوٹی سی نہر کے کنارے تک اچھی طرح سے maintained اور بہت اچھی لگنے والی گھاس ھے – گھر کی عمارت والی جگہ سے لیکر نہر تک ایک مسلسل ڈھلان ھے ۔ زیادہ ڈھلان نہیں ھے بس ڈھلان ھے ۔

۷ – اِس خواب کے دیکھنے سے پہلے مجھے یہ خیال (نظریہ) تھا کہ [مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ] کا مطلب یہ ھے کہ اُس کے نیچے یعنی Under the surface اُسکی سطح کے نیچے نہریں ہونگی ۔ خواب کے بعد (بفضلِ ربی) آنکھوں سے دیکھ کر پتہ لگ گیا ھے کہ اختیارات کے نیچے یا ملکیت کے نیچے بھی مراد تھی ۔ شاید تھوڑی سی ڈھلان بھی مطلب میں شامل ھے ۔

۸ – یہ میرے اللہ تعالیٰ کا احسان ھے کہ میرے مالک نے اپنی حکمت اور رحمت سے مجھے اِسی زندگی میں اپنی عالیشان جنت کی کئی باتیں اور چیزیں دکھلادیں ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اللہ تعالیٰ تمام پڑھنے والوں کو اپنے خاص فضل سے اِس خواب سے رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔